جلد ۲۹ ۔ ۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش ۔ ۱۱ محرم ۱۳۶۰ھ ۔ ۸ فروری ۱۹۴۱ء ۔ نمبر ۳۱

مجلس خدام الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم تقریر اور دیگر روئداد

قادیان ۶ فروری۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع آج مسجد اقصےٰ میں صبح دس بجے زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے آکسن صدر مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل مقامات کے احباب نمایاں تعداد میں شامل ہوئے:۔

اٹھوال۔ بگول۔ ونجواں۔ پھیرو چیچی دانہ زید کا۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ لاہور تلونڈی جھنگلاں۔ دھرم کوٹ۔ بسراواں قلعہ لال سنگھ۔ شکار ماچھیاں۔ شاہ پور۔

صاحب صدر کی افتتاحی تقریر

تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد صاحب صدر نے حاضرین کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

آپ لوگ جو اپنے گھروں کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ اپنی دوکانوں کو بند کرکے آئے ہیں اور اپنے دیگر کاروبار کو ترک کرکے آئے ہیں۔ پھر بعض ریل پر اور بعض پیدل سفر کرکے آئے ہیں۔ اس لئے نہیں آئے کہ صرف اس جلسہ کی رونق بڑھائیں۔ بلکہ اس لئے آئے ہیں۔ کہ قادیان وُہ مقام ہے جسے خدا تعالےٰ نے حرم قرار دیا ہے۔ اور اس مقام کو برکت عطا کی ہے۔ اس مقام کی برکتیں حاصل کریں۔ اور ان سے اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں۔ پس میں آج بحیثیت صدر مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ آپ سے خطاب کرکے اس اجلاس کی کارروائی شروع کرتا ہُوں۔ مگر سب سے پہلے ہم اپنے عہد کو دوہرا لیں۔ تاکہ ہر وقت وُہ ہمارے سامنے رہے۔

خدام الاحمدیہ کا عہد

اس کے بعد آپ نے تمام ممبران سمیت یہ عہد نامہ دُہرایا۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔ میں اقرار کرتا ہُوں۔ کہ قومی اور ملّی مفاد کی خاطر اپنی جان۔ مال اور عزت کی پرواہ نہیں کروں گا۔

سالانہ رپورٹ

اس کے بعد جنرل سکرٹری صاحب نے سالانہ رپورٹ کا خلاصہ سنایا۔ اور جستہ جستہ واقعات پیش کئے

مختلف اصحاب کی تقریریں

پھر شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے اسلامی اخلاق کی بنیاد اساسی پر تحریری مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس میں بتایا۔ کہ انسانی طبعی حالتیں اپنے موقعہ و محل پر استعمال کی جائیں۔ تو وُہی اخلاق کہلاتی ہیں۔ سچ اور دیانت اخلاق کی اس قسم سے تعلق رکھتی ہے۔ جو انسان کو ترکِ شر پر قادر کر دیتی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ سچ اور دیانت کا تقاضا ہے۔ کہ ہم اپنے عہد نامہ کو عملی رنگ دیں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر بجا لائیں۔ اور غلطی ہو جانے پر سزا سے بچنے کے لئے حیلہ سازی سے کام نہ لیں۔

پھر سید بہادل شاہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر نے "اسلامی عبادات کی حقیقی رُوح" پر تقریر کرتے ہُوئے بتایا۔ کہ اسلامی عبادات کی حقیقی رُوح نماز باجماعت ہے۔ آپ نے حضرت رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، صحابہ کرام کے اسوۂ حسنہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود اور خلفائے مسیح موعود علیہم السلام کی تشریحات کی روشنی میں ثابت کیا۔ کہ نماز باجماعت ہی ایسی عبادت ہے۔ جو انسان کو خدا کا مقرب بنا سکتی ہے۔ جو مومن و منافق میں مابہ الامتیاز ہے۔ جو قبولیتِ دُعا کا ذریعہ ہے۔ اور جو اطاعتِ امیر اور پابندیٔ نظام کا عملی سبق سکھاتی ہے۔

ان کے بعد مولوی دل محمد صاحب نے "نوجوانانِ احمدیت کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہُوئے کہا۔ کہ اگرچہ نوجوانی عارضی شئے ہے۔ لیکن ہم اسے احمدیت جیسی دائم چیز پر قربان کرکے اسے بھی دائمی بنا سکتے ہیں۔ نوجوانانِ احمدیت کا فرض ہے۔ کہ وُہ خدام الاحمدیہ کی تحریک کے ذریعہ منظم ہوں۔ اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں۔ قومی رُوح پیدا کریں اسلامی تعلیم سے واقفیت حاصل کریں۔ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور ذہانت تیز کرنے والی کھیلوں میں حصہ لیں۔

ان کے بعد مسٹر محمود احمد صاحب بی۔ اے قائد مجلس لاہور نے "صحت کی ضرورت" پر تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ صحت کی اہمیت ایک بین کلیہ ہے۔ کہ ہر متمدن ملک اور ہر مہذب قوم اسے تسلیم کرتی ہے۔ ایک اچھی صحت والا انسان اپنے ذہن کو تیز پائے گا۔ فہم و ذکا میں ترقی کرے گا۔ صحت رُعب پیدا کرتی ہے۔ جفاکشی کا عادی بناتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی عبادت کے مواقع بہم پہونچاتی ہے۔

ان کے بعد پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی قائد مجلس فیروز پور نے حاضرین کو احمدیت کے مقصد سے آگاہ کیا۔ اور اسلامی علوم کی اشاعت کی طرف توجہ دلاتے ہُوئے کہا۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہُوئی تعلیم کو اپنے سینوں میں محفوظ کرنا ہے

اور اسے لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض موجودہ تہذیب و تمدن کی عمارت کو گرا کر زمین کے ساتھ ہموار کرنا ہے۔ اور اس کی جگہ وہ عمارت قائم کرنی ہے جس کا نقشہ خدا نے آپ کو بتایا۔ ان کے بعد خلیل احمد صاحب ناصر جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نے نوجوان صحابہ کرام کے اسوۂ حسنہ سے بعض مثالیں پیش کیں اور ثابت کیا۔ کہ صحابہ کرام مجسمہ ایثار تھے۔ پیکر قربانی تھے۔ ان میں ہمدردی اور رحم کے جذبات انتہا تک پہنچے ہوئے تھے۔ وہ اخلاق عالیہ کے حامل تھے۔ وہ اسلامی عبادت کے مغز سے آگاہ تھے۔ نازک سے نازک مواقع پر تبلیغ حق سے نہیں جھجکتے تھے۔ باوجود ذاتی عزت اور قومی شرف کے وہ ہاتھ سے کام کرنیکو عار نہیں سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ وہ چین سے لے کر سپین تک کے مالک ہو گئے۔ آپ نے بتایا کہ احمدی نوجوانوں کی تحریک خدام الاحمدیہ کا بھی یہی لائحۂ عمل ہے۔ جس پر عمل کئے بغیر کامیابی مشکل ہے

اجلاس اول کی آخری تقریر صدر مجلس کے ارشادات پر مشتمل تھی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ان عظیم الشان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے جو ہمارے لئے مقدر ہیں۔ ہمیں قربانیاں بھی عظیم الشان کرنی چاہئیں۔ جب تک قربانیوں کا تسلسل جاری رہے گا۔ فتوحات اور کامیابیوں کا تسلسل بھی جاری رہے گا۔ قوم کی زندگی کے لئے صرف ایک نسل کی قربانی کافی نہیں۔ بلکہ ہر نسل اپنی قربانیوں سے زندہ رہے گی۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ تمہارے باپ دادوں کی قربانیاں تمہیں انعامات کی مستحق بنا دیں گی۔ بلکہ یاد رکھو کہ تمہاری اپنی کوششیں اور ہمتیں ہی تمہیں انعامات کا وارث بنا سکتی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالے کا ازلی قانون یہی ہے۔ کہ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔

عہد نامہ دہرائے جانے کے بعد اجلاس اول ختم ہوا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر

نماز ظہر کے بعد قریباً $2\frac{1}{2}$ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے سوا دو گھنٹہ تقریر فرمائی جس کا خلاصہ پیش ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اس اجتماع میں خدام الاحمدیہ کی کل تعداد کے لحاظ سے ساتواں، آٹھواں بلکہ دسواں حصہ شامل ہو رہا ہے۔ گورداسپور کی مجالس کے علاوہ دو اڑھائی صد افراد کا اس اجتماع میں شامل ہو جانا بہت کم تعداد ہے قادیان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے ہر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ دینی تربیت کا مرکز ہے۔ یہ ان لوگوں کا اجتماع ہے جو اپنے آپ کو احمدیت کا خادم کہتے ہیں۔ اور خادم کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ آقا کے قریب رہے۔ سلسلہ احمدیہ کے سپرد ایسے کام ہیں جو عظیم الشان انقلابات چاہتے ہیں۔ ہم نے موجودہ دنیوی نظام کو توڑ دینا ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے زمین کے ساتھ لگا دینا ہے۔ نہیں بلکہ اس کی جڑیں اکھیڑ کر خدا تعالے کے تجویز کردہ نظام کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اس لحاظ سے موجودہ دنیا کی تہذیب تمدن۔ اقتصادیات اخلاقیات اور سیاسیات کے اصول ہمارے اصول کی ضد ہیں۔ اگر ہم صحیح طور پر کام کریں۔ تو ہمیں ان تکالیف کا احساس تک نہ ہو۔ جو مخالفین ہمیں پہونچاتے ہیں۔ بے شک انسان ہونے کے لحاظ سے ہم دوسرے انسانوں سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ بے شک دنیا ہماری ہمدردی کی مستحق ہے۔ کیونکہ ہمارا کام دنیا اور دنیا کے لوگوں کو صحیح راستہ پر چلا کر ترقیات دلانا ہے۔ جس طرح شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی نہیں پی سکتے۔ جس طرح بلی اور چوہا اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ جس طرح سانپ کے ساتھ انسانی بچے نہیں کھیل سکتے۔ اسی طرح ہم اور ہمارے اصول دنیا اور دنیا کے بنائے ہوئے اصولوں کے ساتھ متفق نہیں ہو سکتے دنیا کے لوگ ہم سے تبھی محبت کر سکتے ہیں اگر ہم منافقت سے کام لیں۔ یا دنیا ہمارے مقاصد سے ناواقف ہو۔ ان شریف طبع محققین کو چھوڑ کر جو متلاشیان حق ہیں۔ باقی ساری دنیا ہمیں اپنا دشمن سمجھتی ہے۔ کیونکہ ہم اس کے نظام کو اس کے عقائد کو اور اس کے سیاسی اور اقتصادی قوانین کو کچل ڈالنے کے درپے ہیں۔ آرام کی زندگی بسر کرنے والوں کے لئے احمدیت میں جگہ نہیں۔ احمدیت قبول کرنا تو اوکھلی میں سر دینا ہے۔ پس کامیابی حاصل کرنے کے لئے قربانیوں کی ضرورت ہے۔ تمہیں بہادر بننا چاہیئے اور سچا بہادر وہ ہے۔ جو طاقت رکھتا ہوا ظلم برداشت کرتا ہے۔ اور صبر سے کام لیتا ہے۔ تمہارا عفو کرنا اور صبر کرنا اسی صورت میں مفید ہو سکتا ہے جب تم طاقت رکھتے ہوئے صبر کرو۔ اگر تم کمزور ہو اور صبر کرتے ہو تو لوگ تمہیں بزدل کہیں گے۔ کمزور مظلوم دنیا سے ہمدردی کے جذبات تو حاصل کر سکتا ہے لیکن اس کی مظلومیت دنیا کو ہدائت نہیں دے سکتی۔ تمہاری مظلومیت اسی وقت دنیا کی ہدائت کا موجب ہوگی۔ جب تم طاقتور بھی ہو گے۔ پس اپنے آپ کو طاقتور بناؤ۔ اپنی صحتوں کو درست رکھو۔ دیسی کھیلوں میں حصہ لو۔ کہ یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے کیونکہ تم یہ کام دین کے لئے کرتے ہو۔ اور تمہارے مدنظر دنیا کی ہدائت ہے خدام الاحمدیہ کی غرض سچے بہادر بنانا ہے۔ احمدی اخلاق سیکھو اور نیکی کے کام بجا لاؤ۔ خدام الاحمدیہ کے اہم اغراض میں سے پابندی نماز بھی ہے۔ اس کے بعد حضور نے کل کے ورزشی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے دیسی کھیلوں کے متعلق مفصل ہدایات دیں۔

آخر میں حضور نے دعا فرمائی اور جلسہ پونے پانچ بجے ختم ہوا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق پونے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کھانسی کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔ حضور نے باوجود ناسازیٔ طبع اور گلے کی تکلیف کے مجلس خدام الاحمدیہ کے جلسہ میں سوا دو گھنٹے تقریر فرمائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت چکروں اور کان کے درد کی وجہ سے ہنوز ناساز ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کو بھی چکروں کی تکلیف ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

جلسہ خدام الاحمدیہ میں شمولیت کے لئے آج دہلی جموں۔ جالندھر۔ بہاولپور۔ گجرات اور جہلم وغیرہ کے اضلاع سے بھی ممبران آئے۔

بعد نماز عشاء ساڑھے آٹھ بجے سے دس بجے تک مسجد اقصیٰ میں خدام الاحمدیہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مجالس کی مشکلات اور ان کے حل پر بحث ہوئی اور تبادلہ خیالات کیا گیا۔

برطانیہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے ایک رویا کے پورے ہونیکا مزید ثبوت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا وہ رویا جس میں حکومت برطانیہ کی چھ ماہ قبل کی کمزور حالت دکھائی گئی تھی۔ اس کے حرف بحرف پورے ہونے کے ثبوت میں مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے بذریعہ تار وزیر اعظم برطانیہ کے ایک بیان کا اقتباس بھیجا تھا۔ جو پہلے شائع ہو چکا ہے اب مولوی صاحب موصوف نے لارڈ ہیلی فیکس کے بیان کا اقتباس بذریعہ تار بھیجا ہے جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

لنڈن ۵ تبلیغ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے رویا کی تصدیق اس امر سے بھی ہوتی ہے۔ کہ لارڈ ہیلی فیکس نے امریکن پریس کو بتایا ہے۔ کہ انگلستان کا اب حوصلہ بڑھا ہوا ہے۔ اور وہ اس وقت مقابلہ کے لئے اچھی طرح تیار ہے۔ اور علی الخصوص اس کی پوزیشن اس حالت سے بہت زیادہ مضبوط ہے۔ جو ڈنکرک کے واقعہ کے بعد ہو گئی تھی۔ گذشتہ جون میں فرانس کی طاقت کے ٹوٹنے کے بعد ہٹلر اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے سے چوک گیا۔ جبکہ انگلستان نہایت کمزور حالت میں تھا۔ اور اگر جرمنی فوری طور پر اقدام کرتا تو اس کے لئے بالکل ممکن تھا کہ کامیاب ہو جاتا۔ دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔

ٹبورہ میں مسجد احمدیہ کی بنیاد رکھنے پر دعا۔ ٹبورہ ۵ ماہ تبلیغ ٹبورہ میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد، ۷ ماہ تبلیغ کو جمعہ کی نماز کے بعد رکھا جائیگا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ مبارک احمد مبلغ

رُوحانی جماعتوں کی غیر معمولی ترقی بے سروسامانی کی حالت میں ہی ہوتی ہے

نمازیں باجماعت پڑھو۔ اور دُعائیں مانگو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمُودہ ۲۴ - ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش مُطابق ۲۴ جنوری ۱۹۴۱ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

رُوحانی جماعتیں ہمیشہ

رُوحانی اسباب سے فتح

پاتی ہیں۔ ظاہری اسباب ہمیشہ رُوحانی جماعتوں کو کم میسّر آتے ہیں۔ اور اُن کا میسّر آنا اُن جماعتوں کے لئے مفید بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ رُوحانی جماعتوں کے قیام کی غرض اللہ تعالےٰ کی ہستی کو ظاہر کرنا۔ اور اس پر لوگوں کے دلوں میں یقین اور ایمان پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی قوم ظاہری سامانوں کے ساتھ ترقی کرتی چلی جائے۔ تو اس کی ترقیات کو دیکھ کر

اللہ تعالےٰ کی ذات پر یقین اور ایمان

پیدا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات پر اسی وقت یقین اور ایمان پیدا ہوتا ہے۔ جب ایک جماعت خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت قائم کی جائے۔ اس کی ترقیات کی خبر دُنیوی سامانوں کے مفقود ہوتے ہوئے بلکہ اُن کے خلاف ہوتے ہُوئے دی جائے اور پھر باوجود دُنیوی سامانوں کے میسّر نہ آنے کے وُہ برابر ترقی کرتی چلی جائے۔ سب سے بڑا ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ذات کو دُنیا کے سامنے پیش کرنے کا یہی اختیار فرمایا ہُوا ہے۔ اور جب سے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے مامور فرمایا۔ اُس وقت سے لے کر آج تک وُہ اسی طریق کو اختیار کرتا چلا آیا ہے۔ دُنیوی لوگ اس ذریعہ کو بظاہر بے اثر قرار دیتے ہیں۔ لیکن اُن کے یہ دعوے اُسی وقت تک ہوتے ہیں۔ جب تک کہ وُہ پیشگوئیاں اُس جماعت کے حق میں پُوری نہیں ہو جاتیں۔ جس کو اللہ تعالےٰ اس کام کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ جب تک وُہ پیشگوئیاں پُوری نہیں ہوتیں۔ اور کمال و تمام کو نہیں پہنچ جاتیں۔ اس وقت تک تو ماننے والوں میں سے بھی بعض جو کمزور دل اور کمزور ایمان کے ہوتے ہیں۔ شبہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ گو

کامل یقین اور کامل ایمان

رکھنے والے مومن اُن پیشگوئیوں کے پُورا ہو جانے کی وجہ سے جو درمیانی عرصہ میں پُوری ہوتی ہیں۔ اپنے ایمان اور یقین میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن کمزور دِل لوگ جن کی خلقی حالت ہی ایسی ہوتی ہے۔ کہ وُہ جلد شبہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یا اعصابی کمزوری والے انسان جو کبھی بھی یقین کے مقام پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ یا ایسے لوگ جو مونہہ سے تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن اُن کے دِل میں ایمان نہیں ہوتا۔ وُہ تو اُس زمانہ میں بھی جب خُدا

پے در پے نشانات

نازل کرتا ہے۔ کمزوری دکھاتے۔ شبہات میں مبتلا ہو جاتے۔ اور قسم قسم کی باتیں بناتے ہیں۔ اور جو غیر ہیں۔ وہ بھی درمیانی نشانات سے کم ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ الّا ماشاء اللہ۔ کوئی کوئی آدمی جس کے دل میں خدا تعالےٰ کی خشیت ہوتی ہے۔ اِکّا دُکّا۔ ایک یہاں۔ ایک وہاں۔ اور کوئی اور زیادہ پرے صداقت کو صحیح تسلیم کرتا ہُوا مان لیتا ہے۔ لیکن جس وقت خدا تعالےٰ کی طرف سے آخری نتیجہ نکلتا ہے۔ اور نشانات اپنا مجموعی اثر دکھاتے ہیں۔ یکدم غیب کی طرف سے ایسا دروازہ کھل جاتا ہے۔ کہ ایک دن یا چند ایام میں ہی

دُنیا کی کایا پلٹ

جاتی ہے۔ اور وُہ جو مقہور اور مغلوب ہوتے ہیں۔ دُنیا پر غالب آ جاتے ہیں۔ اس وقت وُہ لوگ جو بار بار یہ سُنتے چلے آتے ہیں۔ کہ اس جماعت کی ترقی الٰہی نشانات سے ہو رہی ہے۔ اُن کے قلوب بھی صاف ہو جاتے ہیں۔ اور وُہ جوق در جوق اس سلسلہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ تب اس زمانہ کے لوگوں کے لئے صداقت کی سب سے قوی تر دلیل یہی ہوتی ہے۔ کہ مخالف حالات کے باوجود یہ جماعت دُنیا پر غالب آ گئی۔ اس کی مثال میں

فتح مکہ

کو دیکھ لو۔ مکہ ایک دن میں فتح نہیں ہوا مکہ کی فتح اُس جنگ کا نتیجہ نہیں تھی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہؓ کو مکہ کی بعض گلیوں میں کرنی پڑی۔ مکہ کی فتح اس لشکر کی آمد کا نتیجہ نہیں تھی جس کو لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سفر پر روانہ ہوئے تھے۔ بلکہ مکہ فتح ہوا بدر کے ذریعہ سے۔ مکہ فتح ہوا احد کے ذریعہ سے۔ مکہ فتح ہوا خیبر کے ذریعہ سے مکہ فتح ہوا احزاب کے ذریعہ سے مکہ فتح ہوا۔ اور ان دسیوں چھوٹی بڑی جنگوں کے ذریعہ سے جو وقتاً فوقتاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا آپؐ کے صحابہ رضؓ کو کفار سے لڑنی پڑیں۔ پس مکہ کی فتح صرف اس لشکر کی وجہ سے نہیں تھی۔ جس لشکر کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری سفر پر لے کر چلے تھے۔ بلکہ وہ نتیجہ تھی ان بیسیوں واقعات کا جو پہلے نو سال میں متواتر پیش آتے رہے بلکہ وہ نتیجہ تھی ان واقعات کا بھی جو تیرہ سالہ مکی زندگی میں آپ کو پیش آتے رہے۔ لیکن ان میں سے کوئی واقعہ بھی تو لوگوں کی آنکھیں اس طرح کھولنے کا موجب نہیں ہوا جس طرح

مکہ کی فتح لوگوں کی آنکھیں کھولنے کا موجب

ہوئی۔ بدر کی جنگ فتح ہوئی اور در اصل مکہ کا ایک دروازہ فتح ہو گیا مگر مکہ کے لوگوں اور عرب کے لوگوں کو یہ نظر نہیں آیا کہ بے سروسامان مسلمانوں کی یہ فتح فتح مکہ کا پیش خیمہ ہے۔ احد میں مسلمانوں کو معجزانہ فتح ہوئی اور در اصل مکہ کا دوسرا دروازہ فتح ہو گیا۔ لیکن عرب کے لوگوں کو یہ نشان نظر نہیں آیا۔ جنگِ احزاب میں فتح نصیب ہوئی اور گویا مکہ کا تیسرا دروازہ فتح ہو گیا۔ مگر باوجود اس کے مکہ والوں کو یہ نظر نہیں آیا۔ اور نہ ہی عرب والوں کو کہ مکہ فتح ہو گیا۔ پھر خیبر کی جنگ میں مسلمانوں نے یہود پر غلبہ حاصل کیا اور ان ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دیا جو یہود عرب میں کرتے تھے۔ اور اس طرح گویا مکہ کا چوتھا دروازہ فتح ہو گیا۔ لیکن یہ فتح عربوں کو نظر نہیں آئی۔ اسی طرح ہر وہ جنگ جو مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں لڑنی پڑی اس کے نتیجہ میں در حقیقت مکہ کا ہی ایک حصہ فتح ہوتا تھا لیکن کسی ایک یا دو یا چار لوگوں کو ہی

یہ نشان نظر آیا تو آیا - ورنہ عرب پھر بھی فخر کرتے تھے اور کہتے تھے - کہ مکہ ہمارے قبضہ میں ہے - لیکن جب اس کے نتیجہ میں

سب سے گھٹیا جنگ

مسلمانوں نے کی جو فتح مکہ کہلاتی ہے - جس میں صرف اتفاقی طور پر چند آدمی مارے گئے تھے - ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم یہی تھا - کہ کوئی لڑائی نہ کی جائے - چنانچہ ان اتفاقی مارے جانے والوں کو علیحدہ کر کے جو انفرادی طور پر منفرد مسلمانوں سے لڑ پڑے تھے - اگر دیکھا جائے تو یہ حقیقت صاف طور پر نمایاں نظر آتی ہے - کہ فتح مکہ کے وقت نہ تلواریں میانوں سے نکالی گئیں - نہ گردنیں کٹیں - اور نہ ہی خونریزی ہوئی -

پس فتح مکہ کے وقت مسلمانوں کا حملہ جنگ کے لحاظ سے کمزور ترین حملہ تھا آخر خود ہی غور کرو - کیا انہوں نے کسی زبردست حریف کے مقابلہ میں کوئی خونین جنگ کی - کیا انہوں نے دشمن کے سو دو سو یا ہزار آدمیوں کو مارا یا کیا خود ان کے لشکر میں سے سو دو سو یا ہزار آدمی مارے گئے؟ کچھ بھی نہیں ہوا - مگر یہ جو حقیر سی جنگ تھی جس میں کوئی خونریزی نہیں ہوئی - کوئی قابل ذکر لڑائی نہیں ہوئی اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے - ادھر آپ مکہ میں داخل ہوتے ہیں - اور ادھر مکہ والے کہتے ہیں - ہم ہار گئے پس گو فتح مکہ جنگ کے لحاظ سے ایک ادنےٰ ترین جنگ تھی - مگر اس کے

نتائج نہایت عظیم الشان

نکلے ایسا کیوں ہوا - صرف اس لئے کہ مکہ کے سفر کی ایک ایک منزل پر کہیں بدر کھڑا تھا کہیں احد کھڑا تھا - کہیں احزاب کھڑا تھا - کہیں خیبر کھڑا تھا - اور مکہ والے سمجھتے تھے کہ یہ بدر میں سے بھی گزر چکے ہیں - احد میں سے بھی گزر چکے ہیں - احزاب میں سے بھی گزر چکے ہیں - خیبر میں سے بھی گزر چکے ہیں - اب خالی مکہ رہ گیا ہے - اس کے سوا ہمارے پاس کوئی چیز نہیں رہ گئی - تو جن جنگوں سے لوگوں نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا تھا - ان کے معمولی سے نتیجہ سے سارا عرب مسلمان ہو گیا - بدر جس نے مکہ کو فتح کیا اس سے عرب نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا - احد جس نے مکہ کو فتح کیا اس سے عرب نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا - احزاب جس نے مکہ کو فتح کیا اس سے عرب نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا - خیبر جس نے مکہ کو فتح کیا - اس سے عرب نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا - غزوہ بنو المصطلق جس نے مکہ کو فتح کیا اس سے عرب نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اسی طرح اور کئی چھوٹی بڑی جنگوں سے جو بیس تیس کے قریب ہیں - اور جو مکہ کی فتح کا موجب ہوئیں اہل عرب نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا - مگر جب مکہ میں امن اور سکون کے ساتھ لشکر اسلام داخل ہوا تو انہوں نے خود ہی کہہ دیا - کہ آج

ہم ہار گئے

اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ دنیادار لوگ نتائج کے ظہور کے وقت فائدہ اٹھایا کرتے ہیں - کیونکہ گزشتہ فتوحات ان کے دلوں پر کوئی نہ کوئی نشان چھوڑ چکی ہوتی ہیں - بدر کی ضرب نے اہلِ مکہ کے دل پر ایک نشان ڈالا - پھر احد میں فتح ہوئی - تو اس ضرب نے اُن کے دل پر ایک اور نشان ڈال دیا - احزاب کی ضرب نے ان کے قلوب پر تیسرا نشان ڈالا - اور خیبر کی ضرب نے ایک چوتھا نشان اُن کے دِل پر قائم کر دیا - جب یہ ساری ضربیں اپنے اپنے نشان اُن کے قلوب پر چھوڑ گئیں - تو ان کا مکمل نتیجہ فتح مکہ کی صورت میں ظاہر ہوگیا - اور عرب کے لوگوں کو اسلام نصیب ہوگیا ٭

پس انسان کو سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کا یقین دلانے والی بات خصوصاً ان لوگوں کو جو ایمان نہیں رکھتے - اور دُنیا دار ہوتے ہیں - بے سروسامانی کی حالت میں

الٰہی سلسلوں کی کامیابی

ہوتی ہے - درمیانی کامیابیاں اعلےٰ تقوےٰ والے لوگوں کو ایمان بخشتی ہیں - اور آخری کامیابی ادنےٰ تقوےٰ والوں کو ایمان بخشتی ہے - پھر کچھ عرصہ تک تو یہ اثر باقی رہتا ہے - مگر جیسا کہ قاعدہ ہے - جب کسی قوم کو لمبے عرصہ تک کامیابیاں اور فتوحات ملیں - تو وُہ یہ خیال کرنے لگ جاتی ہے - کہ یہ فتوحات اور کامیابیاں ہمارا ورثہ ہیں - اور ان فتوحات کے حاصل کرنے کا ہماری قوم کو حق حاصل تھا - تب رفتہ رفتہ ایمان کی طاقت جو تمام کامیابیوں کا موجب ہوتی ہے - کمزور ہونی شروع ہو جاتی ہے - چنانچہ دیکھ لو عرب کی فتح - شام کی فتح کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہے - عربوں کی نہ منتظم فوج تھی - نہ اُن کے پاس خزانہ تھا - نہ پولیس تھی - اور نہ ان کے پاس قضا ایسی تھی - کہ سارے ملک کے جھگڑوں کا وُہ فیصلہ کر سکتے - مختلف قبائل کو اپنے اپنے حاکموں کے ماتحت تھے - مگر ہر فرد آزاد تھا صرف موٹی موٹی غلطیوں کے متعلق باز پرس کی جاتی تھی - مثلاً کسی نے قتل کر دیا - تو اس سے جواب طلبی کی گئی - یا کسی نے ڈاکہ ڈالا تو پنچائت نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ کر دیا - اس سے زیادہ نہ اُن میں کوئی حکومت تھی - اور نہ ہی کوئی نظام - مگر

عرب کی فتح

نے جو ایمان پیدا کیا - وُہ شام کی فتح پیدا نہ کر سکی - جو روم جیسی زبردست حکومت کے مقابلہ میں حاصل ہُوئی تھی - شام کی فتح ایسی ہی تھی - جیسے اس زمانہ میں افغانستان کے لوگ روس کا کوئی علاقہ فتح کر لیں - یا افغانستان کے لوگ انگلستان کے لوگ انگلستان یا جرمنی کا کوئی علاقہ لے لیں - اگر ایسا واقعہ ہو - تو تم خود ہی سوچ لو - دنیا میں کتنا شور مچ جائے - فرض کرو افغانستان کے لوگ روس کو سائبیریا سے باہر نکال دیں - تو کس طرح ایک غلغلہ برپا ہو جائے اور لوگ کہنے لگ جائیں کہ حد ہو گئی - افغانستان والوں نے تو کمال کر دیا - یہی حال اہل عرب کا قیصر کے مقابلہ میں تھا - اور

شام کی فتح

ایسی ہی تھی جیسے افغانستان روس - انگلستان یا جرمنی کے کسی علاقہ کو فتح کرلے مگر باوجود اس کے مکہ کی فتح نے جو ایمان پیدا کیا وہ شام کی فتح پیدا نہ کر سکی - مکہ کی فتح نے لاکھوں انسانوں کے دلوں میں ایسا ایمان پیدا کر دیا تھا کہ ان کی گردنوں پر تلواریں رکھی گئیں مگر ان کے ایمان میں تزلزل پیدا نہ ہوا - ان لوگوں کے دلوں سے دنیا کا رعب بالکل مٹ گیا تھا اور دنیا کی محبت ان پر ایسی سرد ہوگئی تھی کہ سوائے خدا کے انہیں کوئی چیز ڈرانے والی نہیں رہی تھی -

کیا ہی عجیب نظارہ

نظر آتا ہے کہ وہ لوگ جو کچھ سال پہلے اسلام کے خلاف تلواریں اٹھائے ہوئے تھے جو اخلاقی اور علمی لحاظ سے بہت ہی گرے ہوئے تھے - ان کے وفود آتے ہیں اور خلفاء اسلام ان سے کہتے ہیں کہ شام میں دشمن کی طرف سے بڑے زور کا حملہ ہو گیا ہے اور ہماری فوج کے آدمی کم ہیں - تم جاؤ اور دشمن کے لشکر کا مقابلہ کرو۔ ان کو معلوم ہے - کہ دشمن کی تعداد دو یا چار لاکھ ہے - ان کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس کی منظم فوجیں رات اور دن لڑنے کی مشقیں کرتی رہتی ہیں - ان کو یہ بھی پتہ ہے کہ ان کے افسر سالہا سال سے حکومتیں کرتے چلے آتے ہیں - وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ فوجیں اپنے افسروں کے اشاروں کو سمجھتی اور ان کے حکموں پر جان دینے کے لئے تیار رہتی ہیں - انہیں اس بات کا بھی علم ہے کہ رات اور دن کی مشقوں کی وجہ سے وہ لڑائی کے قابل بنا دی گئی ہیں وہ اس بات سے بھی آگاہ ہیں کہ ان کے پاس ایسے ایسے سامان جنگ موجود ہیں جن کے ناموں سے بھی عرب کے لوگ واقف نہیں غرض وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں - کہ ہمارا دشمن وہ ہے جس کا رعب دنیا کے چاروں طرف پھیل رہا ہے وہ آدھی متمدن دنیا پر حکمران ہے - اس کے گورنر بیسیوں دور دراز علاقوں پر حکومت کر رہے ہیں اس کی تعداد بہت زیادہ ہے - اس کے پاس سامان جنگ بکثرت موجود ہے اور اس میں لڑنے کی قابلیت بہت زیادہ پائی جاتی ہے مگر جب ایسی حکومت کے مقابلہ میں خلفاء اسلام سو یا دو سو یا چار سو آدمیوں کو بھیجتے ہیں تو ایک ایک دو دو چار چار لاکھ کی فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ دو یا چار سو آدمی

تیار ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہم دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ پھر وہ سو یا دو سو دشمن کے مقابلہ میں جاتا اور اس یقین اور وثوق سے جاتا ہے کہ لاکھ یا دو لاکھ کی فوج ہمارے مقابلہ میں ایسی ہی ہے جیسے مولیوں یا گاجروں کا کھیت ہوتا ہے۔ اور ہمارا کام اتنا ہی ہے کہ ان پر ہاتھ ڈالیں اور اکھیڑ اکھیڑ کر باہر پھینک دیں اور وہ مسلمان کمانڈر جو دربار خلافت میں یہ فریاد کر رہا ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا بڑا بھاری لشکر ہمارے مقابلہ میں آگیا ہے اور میرے پاس بیس یا تیس یا چالیس ہزار کا لشکر ہے جلد ہی مجھے اور مدد پہنچائی جائے۔ اسے اطلاع جاتی ہے کہ گھبراؤ نہیں ہم پانچ سو آدمی تمہاری مدد کے لئے بھیج رہے ہیں۔ اگر آج کسی کمانڈر کو جو پانچ پانچ سال کالجوں میں ٹریننگ حاصل کرتے ہیں اور بیس بیس سال چھاؤنیوں میں کام کرتے ہیں اتنے بڑے لشکر کے مقابلہ میں اتنے قلیل آدمی بھجوائے جائیں تو وہ علی الاعلان فوج کے سامنے اپنا ہیٹ اُتار لے اور کہے مجھے کیسے بیوقوفوں سے واسطہ پڑا ہے۔ میں لکھتا ہوں کہ ایک لاکھ منظم فوج۔ ساز و سامان سے آراستہ فوج۔ چھاؤنیوں میں ٹریننگ حاصل کرنے والی فوج ہمارے مقابلہ میں ہے اور مدینہ سے مجھے چٹھی پہنچتی ہے کہ گھبراؤ نہیں پانچ سو آدمی آ رہے ہیں اگر آج اب ہی کوئی واقعہ ہو تو

کمانڈر استعفیٰ دے کر الگ ہو جائے

اور کہے کہ ایسی جاہل منسٹری کے تابع میں کام نہیں کر سکتا۔ اگر ایک لاکھ منظم فوج کو شکست کرنے کے لئے مجھے بھیجا جاتا ہے تو کم سے کم سوا لاکھ آدمی تو چاہیئے اور اگر دفاعی جنگ ہو تب بھی ستر اسی ہزار آدمیوں سے کم تو کسی صورت میں نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر یہاں پانچ سو ہزار بلکہ بعض دفعہ سو دو سو آدمی بھیج دیئے جاتے ہیں اور مسلمان ان کو دیکھ کر خوشی سے نعرہ بلند کرتے ہیں کہ اللہ اکبر۔ مگر انہی نظاروں میں سے

ایک نظارہ

تو بہت ہی حیرت انگیز ہے۔ ایک جگہ اسلامی لشکر پر بہت دباؤ پڑ گیا۔ اور ہزارہا آدمی دشمن کی فوج کا حملہ آور ہو گیا۔ اس وقت اسلامی کمانڈر نے شکایت کی کہ ہمارے پاس فوج کافی نہیں حضرت عمرؓ نے دیکھا تو مدینہ میں اس وقت جنگ پر بھیجنے کے لئے کوئی آدمی نہیں تھا اور باہر سے لوگوں کو بلانے میں دیر لگتی تھی معدی کرب ایک صحابی تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو بلایا اور کہا میرا یہ خط کمانڈر انچیف کے پاس لے جاؤ۔ اور جا کر لڑائی میں شامل ہو جاؤ۔ اس خط میں کمانڈر انچیف کے نام آپ نے لکھا تھا۔ تمہاری امداد کی درخواست پہونچی۔ میں معدی کرب کو بھیج رہا ہوں۔ میں نے اس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑتے دیکھا ہے۔ اور یہ ایک آدمی دو ہزار کے قائمقام ہے۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ جب معدی کرب لشکر اسلامی میں پہونچے۔ اور حضرت عمرؓ کا خط انہوں نے کمانڈر انچیف کو جا کر دیا۔ تو مسلمانوں نے کوئی شکوہ نہیں کیا۔ انہوں نے کوئی گلہ نہیں کیا۔ بلکہ سارے مسلمانوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور وہ کہنے لگ گئے کہ معدی کرب آگیا۔ اب ہماری فتح اور بھی یقینی ہو گئی ہے غرض اسلامی تاریخ میں اس قسم کی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ عرب کے لوگوں نے جب فتح مکہ کا نظارہ دیکھا تو ان کے

دل کی ایمانی حالت

ایسی بدل گئی۔ کہ ان کی نگاہ میں دنیا کی کسی چیز کی کوئی حقیقت نہ رہی۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ جو کچھ کر سکتا ہے ایمان کر سکتا ہے۔ کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان سے ہی بے سامان ہوتے ہوئے مکہ فتح کیا۔ جب تک مسلمانوں میں یہ ایمان موجود رہا انہیں دنیا کی کوئی طاقت اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی۔ مگر شام کی فتح کے وقت چونکہ

کچھ نہ کچھ ظاہری سامان

پیدا ہو چکے تھے۔ اس لئے شام کی فتح وہ ایمان پیدا نہ کر سکی۔ جو مکہ کی فتح نے پیدا کیا۔ اسی طرح عراق کی فتح مسلمانوں میں وہ ایمان پیدا نہ کر سکی جو مکہ کی فتح نے پیدا کیا تھا۔ حالانکہ عراق کسریٰ کے ماتحت تھا۔ اور کسریٰ کی حکومت اتنی وسیع تھی۔ کہ چین اس کے ماتحت تھا۔ سائبیریا اس کے ماتحت تھا۔ عراق اس کے ماتحت تھا۔ افغانستان اس کے ماتحت تھا۔ ہندوستان کے کچھ حصے بھی اس کے ماتحت تھے۔ بلوچستان اس کے ماتحت تھا۔ یمن وغیرہ بھی اس کے قبضہ میں تھا۔ غرض اپنی وسعت کے لحاظ سے انگریزی حکومت بھی اتنی بڑی نہیں۔ جتنی کسریٰ کی حکومت تھی۔ اس حکومت سے مسلمانوں نے عراق فتح کیا لیکن اتنی عظیم الشان فتح کے باوجود عراق کی فتح نے وہ ایمان پیدا نہیں کیا۔ جو مکہ کی فتح نے پیدا کیا۔ اسی لئے کہ اب لوگ فتح کے عادی ہو چکے تھے۔ وہ عراق کی فتح کو شام کی فتح کا۔ اور شام کی فتح کو مکہ کی فتح کا نتیجہ سمجھتے تھے۔ مگر مکہ کی فتح کو مکہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکالے جانے کا نتیجہ سمجھتے تھے۔ اسی لئے عراق کی فتح باوجود اس کے کہ مکہ کی فتح سے سینکڑوں نہیں ہزاروں گنے بڑھ کر تھی۔ اس کا فاتح دنیا میں وہ تغیر پیدا نہ کر سکا جو مکہ فتح کرنے والے نے دنیا میں تغیر پیدا کیا اسی طرح شام اور مصر کے فتح کرنے والے دنیا میں وہ تغیر پیدا نہ کر سکے۔ جو مکہ کو فتح کرنے والے نے دنیا میں تغیر پیدا کر دیا۔ اس لئے کہ مکہ کی فتح ایک بے سامان فوج کے نتیجہ میں ہوئی۔ اور

بعد کی فتوحات

اس وقت ہوئیں۔ جب سامان کسی قدر پیدا ہو چکے تھے۔ مسلمانوں کے پاس خزانہ تھا۔ ان کے پاس غلہ تھا۔ ان کے پاس سواریاں تھیں۔ ان کے پاس روپیہ تھا۔ ان کے پاس ہتھیار تھے۔ غرض دنیا کو انسان کا ہاتھ کام کرتا نظر آتا تھا۔ مگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکہ میں داخلہ ایسا تھا۔ کہ اس میں کسی انسان کا ہاتھ کام کرتا نظر نہیں آتا تھا۔ پس خدا تعالےٰ کی ذات پر جو ایمان مکہ کی فتح نے پیدا کیا۔ وہ شام اور مصر اور عراق کی فتوحات نے پیدا نہ کیا۔ اس کے بعد جب اسلامی حکومت سپین تک وسیع ہو گئی۔ تو

سپین فتح کرنے والوں کا کام

بھی کتنا عظیم الشان تھا۔ سپین کو جانے والا افریقی راستہ ایسا ہے۔ کہ اس میں دو دو تین تین سو میل تک کہیں پانی میسر نہیں آتا۔ پھر سپین میں خود ایک زبردست حکومت تھی مگر چند ہزار مسلمان سپاہی جن کی تعداد بیس ہزار سے کم تھی انہوں نے مصر سے اپنے گھوڑوں کی باگیں اٹھائیں۔ اور سپین میں فرانس کے ساحل پر آ کر دم لیا۔ راستہ میں انہوں نے کسی جگہ دو لاکھ کے لشکر سے مقابلہ کیا۔ اور کسی جگہ تین لاکھ کے لشکر سے۔ مگر ان کی فتح نے بھی وہ ایمان پیدا نہ کیا۔ جو مکہ کی فتح نے پیدا کیا تھا۔ کیونکہ ان کے اندر وہ باتیں پیدا ہو چکی تھیں۔ جو فاتح قوم کا جزو ہوتی ہیں۔ اور دنیا اس بات کو سمجھتی ہے۔ کہ فاتح قوم کے دل بالکل اور قسم کے ہوتے ہیں۔ مگر

محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ میں داخل ہونیوالے

ایک مغلوب قوم کا جزو تھے۔ اور وہ ایسے تھے جن کو کفار نے اپنے گھروں سے نکال دیا تھا۔ طارق کے ساتھ جانے والے لشکر کا ہر شخص کہتا تھا۔ کہ ہم باقی ساری دنیا فتح کر چکے ہیں۔ اب اسی علاقہ کو فتح کرنا رہ گیا ہے۔ مگر مکہ کی طرف بڑھنے والے لشکر کا بیشتر حصہ وہ تھا جن کے سامنے یہ واقعات تھے۔ کہ وہ کبھی رات کو پوشیدہ طور پر مکہ سے بھاگ نکلتے تھے۔ اور کبھی دن کو کفار کی نظر بچا کر ہجرت کے لئے چل پڑتے۔ انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے وہ گلیاں نظر آ رہی تھیں۔ جن میں انہیں پیٹا جاتا۔ انہیں پتھروں پر گھسیٹا جاتا۔ اور انہیں عبادت کرنے سے روکا جاتا۔ پس جس شہر کو وہ فتح کرنا چاہتے تھے۔ اس میں رعب کے سارے سامان ان کے خلاف تھے۔ لیکن طارق کی فوج رعب کے سارے سامان اپنے ساتھ رکھتی تھی۔ اس لئے طارق کی فتح جو مکہ کی فتح سے ہزاروں گنے بڑھ کر ہے۔ وہ نتیجہ پیدا نہ کر سکی۔ جو مکہ کی فتح نے پیدا کیا۔ کیونکہ دونوں کے حالات مختلف تھے۔

پس ہماری جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کی فتوحات اور کامیابیوں میں سے بھی وہی فتوحات اور کامیابیاں بابرکت ہیں جو

بغیر ظاہری سامانوں کے ہوں

آج ہماری حالت بھی درحقیقت وہی ہے جو بدر اور احد کی جنگوں میں صحابہ کی تھی۔ ہمیں

خداتعالے نے تلوار نہیں دی۔ بلکہ روحانی ہتھیار دیئے ہیں۔ اور انہی روحانی ہتھیاروں سے ہم قلوب پر فتح حاصل کر رہے ہیں۔ پس چونکہ ہماری لڑائی تلوار والی لڑائی نہیں اس لئے ہماری بدر بھی یہی ہے۔ اور ہماری احد بھی یہی۔ جب کسی گاؤں میں مخالفت کے باوجود کچھ لوگ احمدی ہو جاتے ہیں۔ تو وہی

تبلیغی جنگ

ہماری بدر کی جنگ کہلائے گی۔ کیونکہ ہماری ساری جنگیں تبلیغی اور روحانی ہیں۔ اس جنگ کے نتیجہ میں بھی کچھ لوگوں کو تو ایمان نصیب ہو جاتا ہے۔ اور بہت سے ایمان لانے سے محروم رہتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب یہی اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کہ ابھی تو کروڑوں عیسائی اور کروڑوں غیر احمدی موجود ہیں۔ احمدیت کو کونسی فتح حاصل ہوئی۔ مگر یہ ایسی بات ہے جیسے بدر یا

احد کی فتح کے وقت

کوئی شخص کہتا۔ کہ ابھی تو لاکھوں عرب مخالف ہیں۔ اور یہ بدر اور احد کی فتح کو ہی اپنا بہت بڑا کارنامہ قرار دے رہے ہیں۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں پہچاننے والے پہچانتے ہیں۔ اور سمجھنے والے سمجھتے ہیں کہ جنگ بدر بدر کی فتح نہیں۔ بلکہ مکہ کی فتح تھی اور احد کی فتح نہیں بلکہ مکہ کی فتح تھی۔ ویسے ہی جن کو خداتعالے نے آنکھیں دی ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ جب کسی پہاڑی دامن میں ایک چھوٹے سے گاؤں کے دو چار لوگوں کو ہم احمدی بنا لیتے ہیں۔ تو درحقیقت یہ اس گاؤں کی فتح نہیں ہوتی۔ بلکہ خداتعالے کے دفتر میں

تمام دنیا کی فتح

ہوتی ہے۔ بے شک اس وقت وہ فتح بعض احمدیوں کے ایمان کی ترقی کا موجب بھی نہیں بنتی۔ بلکہ بعض کہہ بھی دیتے ہیں۔ کہ اگر فلاں جگہ دو چار احمدی ہو گئے ہیں تو کیا ہوا۔ مگر جب ان

چھوٹی چھوٹی فتوحات کا مجموعی نتیجہ

پیدا ہو گا۔ تو یکدم دنیا یوں گرنے لگے گی۔ جیسے دریا کے کنارے کی زمین گرنے لگتی ہے۔ اور اس وقت کمزور ایمان والے گردنیں اٹھا اٹھا کر کہیں گے۔ کہ ہم پہلے ہی اس بات پر ایمان رکھتے تھے۔ کہ احمدیت ایک دن ساری دنیا پر غالب آجائیگی اور دوسرے لوگ بھی کہیں گے کہ آثار تو ہمیں بھی دیر سے نظر آ رہے تھے۔ اس وقت کے آنے تک مخالف ہنسی کرے گا۔ دشمن ٹھٹھے کرے گا۔ اور کمزور ایمان والا طعنہ دے کر کہے گا۔ کہ قربانیوں کا مطالبہ کر کے جماعت کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ مگر مبارک ہیں وہ جن کے ایمان اسوقت تقویت پاتے ہیں جس وقت ابھی

خداتعالیٰ کی طرف سے آخری نتیجہ

نہیں نکلتا کیونکہ وہی ہیں۔ جو خداتعالے کی درگاہ میں بڑے سمجھے جانے والے ہیں۔ دیکھو لو۔ جب مکہ فتح ہوا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لاھجرۃ بعد الفتح۔ اب اس فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔ ہجرت تو لوگ پھر بھی کرتے رہے ہیں۔ اور کئی لوگ بعد میں بھی مدینہ میں مہاجر بن کر گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ وہ جو مہاجرین کے متعلق قرآن کریم نے خبر دی ہے۔ کہ ان کے لئے اللہ تعالے کے حضور بڑے بڑے انعام مقرر ہیں۔ وہ اب فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والوں کو نہیں مل سکتے۔ اب کوئی نیا ابوبکرؓ پیدا نہیں ہوسکتا کوئی نیا عمرؓ پیدا نہیں ہوسکتا۔ کوئی نیا عثمانؓ پیدا نہیں ہوسکتا۔ کوئی نیا علیؓ پیدا نہیں ہوسکتا۔ کوئی نیا طلحہؓ پیدا نہیں ہوسکتا کوئی نیا زبیرؓ پیدا نہیں ہوسکتا۔ غرض وہ لوگ جو اپنے ایمانوں کو پہلے تقویت دیتے اور اپنی

زندگیاں خداتعالے کے لئے وقف

کر دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن پر برکات کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ تجارت نہیں کرتے۔ صحابہ بھی تجارت کیا کرتے تھے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ زراعت نہیں کرتے۔ صحابہ بھی زراعت کیا کرتے تھے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ کوئی اور دنیوی کام نہیں کرتے۔ صحابہ بھی اور دنیوی کام کیا کرتے تھے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ تجارتیں تو کرتے ہیں۔ مگر ان کے دل خداتعالے کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور ان کے کان خداتعالے کی آواز سننے کے منتظر ہوتے ہیں۔ جونہی ان کے کان میں مؤذن کی آواز آتی ہے۔ وہ اپنی تجارت کو چھوڑ کر وہ اپنی زراعت کو چھوڑ کر وہ اپنی صنعت وحرفت کو چھوڑ کر دوڑتے ہوئے مسجد میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب رات آتی ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس خیال سے کہ دن کو ہم نے ہل چلانا ہے یا کوئی اور مشقت کا کام کرنا ہے سوتے ہی رہیں اور اللہ تعالے کی عبادت کے لئے نہ اٹھیں بلکہ جب تہجد کا وقت آتا ہے تو وہ فوراً بستر سے الگ ہو جاتے اور اللہ تعالے کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے والے ہیں۔ وقف کرنا اسی کو نہیں کہتے کہ انسان نوکری نہ کرے یا تجارت نہ کرے یا زراعت نہ کرے اور ہمہ تن دینی کاموں میں مشغول رہے بلکہ وہ شخص بھی واقف زندگی ہی ہے جس کے

تمام اوقات خداتعالیٰ کے منشا کے ماتحت

گذرتے ہیں اور وہ ہر آن اور ہر گھڑی خداتعالے کے حکم پر لبیک کہنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اگر وہ تجارت کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے تجارت کرو۔ اگر وہ زراعت کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے زراعت کرو اگر وہ کسی اور پیشہ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے تم پیشوں کی طرف بھی متوجہ ہو۔ پس اس کی تجارت اس کی زراعت اور اس کی صنعت لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (النور ع ۵) کی مصداق ہے جو خداتعالے کے ذکر سے اسے غافل نہیں کرتی یہ نہیں کہ خداتعالیٰ کی طرف سے آواز آئے اور وہ یہ کہنے لگ جائے کہ میں کیا کروں میری تجارت کو نقصان پہنچے گا۔ میری زراعت میں حرج واقع ہوگا بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے کے سوا اور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ میں تاجر ہوں وہ جانتا ہی نہیں کہ میں زمیندار ہوں وہ جانتا ہی نہیں کہ میں صناع ہوں بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ میں ساری عمر ہی خداتعالے کے سپاہیوں میں شامل رہا ہوں اور اس کی تنخواہ کھاتا رہا ہوں۔ اب وقت آگیا ہے کہ میں حاضر ہو جاؤں اور اپنی جان اس کی راہ میں قربان کر دوں۔ پس باوجود تجارت کرنے کے وہ واقف زندگی ہے۔ باوجود زراعت کرنے کے وہ واقف زندگی ہے اور باوجود کوئی اور پیشہ اختیار کرنے کے وہ واقف زندگی ہے مگر وہ جو ایسا نہیں کرتا۔ جس کے کانوں میں خداتعالے کی یا اس کے مقرر کردہ کسی نائب کی آواز آتی ہے اور بجائے اس کے کہ وہ اپنے دل میں بشاشت محسوس کرے اور کہے کہ وہ وقت آگیا ہے جس کا میں منتظر تھا۔ وہ اپنے دل میں قبض محسوس کرتا ہے اور قربانی کرنے سے ہچکچاتا اور اسے اپنے لئے ایک تکلیف اور دکھ سمجھتا ہے تو ایسا انسان درحقیقت

خداتعالیٰ کی فوج میں شامل نہیں

اور نہ اسے ایمان حاصل ہے۔ اس کو اسی وقت ایمان میسر آسکتا ہے۔ جب آخری نتیجہ ظاہر ہو۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لا ھجرۃ بعد الفتح۔ اگر فتح آگئی تو اس کے بعد جو شخص ایمان لائے گا اسے اس ہجرت کی وجہ سے اللہ تعالے کے قرب کے اعلیٰ مراتب حاصل نہیں ہوسکیں گے۔ ہجرت صرف مدینہ کی ہجرت کا نام نہیں۔ بلکہ ہجرت اپنے اندر اور مفہوم بھی رکھتی ہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں من کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ (مشکوٰۃ ص۱۱) کہ کوئی انسان ایسا بھی ہوتا ہے جو خدا اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتا ہے۔ پس اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہے سو ہجرت صرف مدینہ کی ہجرت کا نام نہیں۔ ہجرت صرف قادیان کی ہجرت کا نام نہیں بلکہ

ہجرت

نام ہے تمام دنیوی علائق سے آزاد ہو کر اپنے آپ کو خداتعالیٰ کے لئے وقف کر دینے کا۔ اس وقف کے یہ معنے نہیں کہ انسان تجارت چھوڑ دے یا زراعت چھوڑ دے یا ملازمت چھوڑ دے۔ ایک حصہ کے لئے یہ بھی ضروری

مگر باقیوں کے لئے نہیں۔ ان کا وقف وہی ہوگا۔ جس کا اس آیت میں ذکر آتا ہے۔ کہ منہم من قضیٰ نحبہٗ ومنہم من ینتظر (الاحزاب ع ۳ /۱۹) کہ کوئی تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے کلیۃً وقف کر دیا ہے۔ اور انہوں نے تمام کام چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے۔ اور کوئی ایسا بھی ہے جو من ینتظر کے ماتحت ہے۔ وہ سودا بیچ رہا ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے اب آدھ سیر ہو گیا ہے۔ مگر اس کے کان اسطرف لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ کب خدا کی آواز آتی ہے۔ وہ دال تول کر گاہک کی جھولی میں ڈال رہا ہوتا ہے۔ اور اس کے کان اس بات کے منتظر ہوتے ہیں کہ کب

خدا تعالےٰ کی آواز

آتی ہے۔ تا میں اپنا مال اور اپنی جان اس کی راہ میں قربان کر دوں۔

تم میں سے کئی کہہ دیں گے کہ ہم ایسے ہی ہیں۔ کیونکہ انسان کا نفس ایسے موقع پر ہمیشہ اسے دھوکا دیا کرتا ہے۔ مگر تم سمجھ لو کہ اسی حقیقت کو تم پر ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے

پانچ نمازیں

مقرر کی ہیں۔ ہر روز پانچ وقت خدا تمہارا امتحان لیتا۔ اور پانچ وقت خدا تم پر تمہارے ایمان کی حقیقت آشکار کرتا ہے۔ پانچ وقت جب مکبّر کھڑا ہوتا اور کہتا ہے۔ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الصلوٰۃ۔ اے لوگو آؤ نماز کی طرف۔ اے لوگو آؤ نماز کی طرف۔ تو اس وقت جب تمہارے کانوں میں یہ آواز آتی ہے۔ اگر تمہارے ہاتھوں پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ تمہارے جسم میں کپکپی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم تاجر ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم زمیندار ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم صناع ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم ملازم ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم نجار ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم معمار ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم لوہار ہو۔ تمہیں صرف ایک ہی بات یاد رہ جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ تم خدا کے سپاہی ہو۔ تب اور صرف تب تم

اپنے دعوئ ایمان میں سچے

سمجھے جا سکتے ہو۔ لیکن اگر تمہارے اندر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ اور خدا تعالےٰ کی آواز تو تمہیں یہ کہتی ہے۔ کہ حی علی الصلوٰۃ اے میرے بندو میری عبادت کے لئے آؤ۔ اور تمہارا نفس تمہیں کہہ رہا ہوتا ہے۔ کہ اور دو گاہک دیکھ لوں۔ اور چند پیسے کما لوں۔ اور بعض دفعہ تو یہ بھی کہنے لگ جاتا ہے کہ مسجد میں جاکر نماز کیا پڑھنی ہے۔ اسی جگہ پڑھ لیں گے۔ بلکہ کئی دفعہ واقعہ میں تم مسجد میں نہیں آتے۔ اور گھر پر یا دوکان پر ہی نماز پڑھ لیتے ہو۔ تو تم سمجھ لو کہ پانچ وقت خدا نے تمہارا امتحان لیا۔ اور پانچوں وقت تم فیل ہو گئے۔

مجھے خوشی ہے۔ کہ جب سے خدام الاحمدیہ نے کام شروع کیا ہے۔ جماعت میں بہت حد تک

نماز باجماعت ادا کرنے کی رغبت

پیدا ہو چکی ہے۔ مگر ابھی ایک طبقہ ایسا ہے جس کے دل میں یہ رغبت پیدا نہیں ہوئی اور ابھی ایک طبقہ ایسا ہے جو نمازیں باجماعت ادا کرنے میں جو فوج کی حاضری کے برابر ہے سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے۔

جو لوگ صرف خدام الاحمدیہ کے نظام کے ماتحت باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ تم اپنے اندر ایسا ایمان پیدا کرو۔ کہ اگر دنیا کی سطح سے خدام الاحمدیہ کا وجود مٹ جائے۔ تب بھی تم نماز باجماعت ادا کرنے میں کبھی غفلت سے کام نہ لو۔ اور جو لوگ اس فریضہ کی ادائیگی میں

کوتاہی سے کام لینے کے عادی

ہیں۔ ان سے میں کہتا ہوں۔ کہ روزانہ پانچ وقت خدا تعالےٰ تمہارا امتحان لیتا ہے۔ اگر تم بغیر کسی معقول عذر کے باجماعت نمازیں ادا کرنے میں سستی سے کام لیتے ہو۔ اور اگر تمہارے دنیوی مشاغل اس فریضہ کی ادائیگی میں روک بنتے ہیں۔ تو تم سمجھ لو کہ کس طرح تم روزانہ پانچ وقت اپنی شکست اور ایمان کی کمزوری کا اقرار کرتے ہو۔ ہر مومن جو پانچ وقت تمہارے گھر کے دروازے یا دوکان کے قریب سے نماز کے لئے گذرتا ہے۔ اور تمہیں نماز کے لئے اٹھتے نہیں دیکھتا۔ وہ اس یقین اور وثوق سے تمہارے گھر یا دوکان کے پاس سے گذرتا ہے کہ یہاں

ایک منافق

رہتا ہے جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی منافق قرار دیا ہے۔ تم بعض دفعہ جب تمہیں کوئی منافق کہتا ہے تو اس سے لڑ پڑتے ہو۔ مگر تمہیں خود ہی سوچنا چاہیئے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منافق کہنے سے تم نہیں گھبراتے۔ تو ہمارے منافق کہنے سے تم کیوں گھبراتے ہو۔ اس سے تو معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر تمہارے دلوں میں کچھ نہیں۔ مگر ہماری قدر تمہارے دل میں ہے۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منافق کہنے کی تو تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کوئی اور معمولی حیثیت کا آدمی تمہیں منافق کہتا ہے۔ تو تمہارے تن بدن میں ایک آگ سی لگ جاتی ہے۔ اور کہنے لگ جاتے ہو کہ وہ بڑا جھوٹا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت تمہارے دلوں میں اس ادنیٰ ترین آدمی کی حیثیت سے بھی کم ہے کیونکہ جس کی وقعت انسانی قلب میں ہوتی ہے اُسی کی ناراضگی سے خوف کھاتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ گالی دے تو انسان مسکراتا ہوا گذر جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بڑا آدمی گالی دے تو دوسرا شخص چلتے چلتے ٹھہر جاتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا کہ تم نے مجھے گالی دے دی۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اور بھی زیادہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں نہ صرف قادیان کے دوست ہی۔ بلکہ باہر کی جماعتوں کے دوست بھی۔ اور

دعاؤں پر زور

دیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے روحانی جماعتوں کی ترقی محض خدا تعالےٰ کے فضل سے ہوتی ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل دعاؤں سے نازل ہوتے ہیں۔ پس باجماعت نمازیں ادا کرنے کی عادت ڈالو دعائیں مانگو۔ اور اپنے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کی خشیت پیدا کرو۔ تا تمہارے قلب پر اللہ تعالےٰ کا عشق ایسا غالب آجائے کہ تم مجسم دعا بن جاؤ۔ تم نماز پڑھ رہے ہو۔ تو دعا مانگ رہے ہو۔ کام کر رہے ہو تو دعا مانگ رہے ہو۔ سفر کر رہے ہو تو دعا مانگ رہے ہو۔ سفر سے واپس آرہے ہو تو دعا مانگ رہے ہو۔ غرض اس قدر دعائیں کرو۔ کہ خدا اپنے فرشتوں سے کہے کہ میرا یہ بندہ تو

مجسم سوال

بن گیا ہے۔ اب ہمیں شرم آتی ہے کہ اس کے سوال کو رد کر دیں۔ اور وہ سوال جو خدا تعالےٰ کی درگاہ سے کبھی رد نہیں ہوتا۔ مجسم سوال بن جانے والے کا ہی سوال ہوتا ہے۔ اس کا اپنا وجود مٹ جاتا ہے۔ اور وہ سوال ہی سوال بن جاتا ہے۔

پس دعائیں کرو۔ اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو۔ تا خدا ان بلاؤں اور ابتلاؤں سے جو درمیانی عرصہ میں آنے ضروری ہیں ہماری جماعت کو محفوظ رکھے۔ اور اپنے فضل اور رحم سے ایمان اور یقین کے ہم پر وہ دروازے کھول دے جو انبیاء کے بھیجنے کا اصل مقصود ہوتے ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دھلی ۵ فروری۔ رام گڑھ نظر بندی کے کیمپ سے جو دو اطالوی قیدی نکل بھاگ گئے تھے۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے

لنڈن ۵ فروری، معتبر حلقوں میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ روس کے برطانوی سفیر سر سٹیفورڈ کرپس ماسکو سے واپس آ رہے ہیں۔

لنڈن ۵ فروری جرمنی بلغاریہ پر بہت زور ڈال رہا ہے۔ کہ وہ محوری بلاک میں شریک ہو جائے۔ جرمن فوجیں بلغاریہ پر حملہ کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں

لنڈن ۵ فروری۔ اطالوی قیدیوں کا بیان ہے۔ کہ ڈیلونا کی بندرگاہ یونانی فوجوں کی چڑھائی کی وجہ سے خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ اطالوی اب اس کی بجائے دوسری چھوٹی چھوٹی بندرگاہوں سے کام لے رہے ہیں۔

لنڈن ۵ فروری۔ جرمنی میں ۲۹۰ ہندوستانی فوجی قید ہیں۔ جنہیں ہر ہفتے اجناس خوردنی۔ آٹا۔ گھی وغیرہ کے پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

لنڈن ۵ فروری۔ رائٹر کا نامہ نگار جرمن سرحد سے اطلاع دیتا ہے کہ یہ خیال زور پکڑتا جا رہا ہے۔ کہ جرمنی مشرق کی جانب نہیں۔ بلکہ مغرب کی جانب اقدام کرے گی۔ دونوں طرف کے اقدام کو بھی تسلیم کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۵ فروری، جرمن ریڈیو نے فرانسیسی زبان میں فرانس کو تنبیہ کی ہے کہ وہ برطانیہ کی فتح پر امید نہ لگائے۔ اس قسم کا رویہ ناقابل معافی حرکت اور غداری کے مترادف ہے۔ اگر تمام فرانس نے جرمنی سے تعاون نہ کیا۔ تو اس کی مشکلات میں تباہ کن رفتار سے اضافہ ہو جائے گا۔

امرت سر ۵ فروری۔ سونا حاضر ۴۳ روپے ۶ آنے۔ چاندی حاضر ۶۳ روپے ۶ آنے پونڈ ۲۸ روپے ۷ آنے۔

جموں ۵ فروری۔ مہاراجہ صاحب کی حکومت نے ڈوڈا سے کشتواڑ تک سڑک تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ہے

دھلی ۵ فروری۔ ٹرکی میں زلزلہ سے

نقصان رسیدہ لوگوں کی امداد کے لئے انڈین ریڈکراس سوسائٹی نے ۱۰۸۷۱ روپیہ کی چودھویں قسط روانہ کر دی ہے اس وقت تک ۳۹۱۸۶۵ روپیہ ٹرکی کو بھیجا جا چکا ہے۔

لنڈن ۵ فروری۔ یوگوسلاویہ نے یورپ کے نئے نظام میں شامل ہونے کا جو اعلان کیا ہے۔ اس پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ تمام سرکاری ملازمتوں سے یہودیوں کو ہٹا دیا جائے۔ یہود کو شہروں سے نکال کر باہر آباد کرنے پر بھی غور کیا جا رہا ہے

لنڈن ۵ فروری۔ آسٹریلیا کے وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ لیبیا میں ان سپاہیوں کو میدان جنگ سے لانے کے لئے ہوائی جہاز استعمال کئے جائینگے جو بہت سخت زخمی ہونگے۔

بلگریڈ ۴ فروری۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ برطانوی قنصل جنرل کے ریڈنگ روم میں ایک عورت نے بم پھینکا جس سے فرنیچر اور کتابیں جل گئیں۔ قنصل جنرل اس وقت کمرہ میں موجود نہ تھے۔

لاہور ۵ فروری حکومت پنجاب نے سید فدا حسین صاحب آئی سی ایس سابق ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو ایک نئے محکمہ کا انتظام کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ جو مختلف قوانین مثلاً پراپرٹی ٹیکس اور دیگر ٹیکس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قائم کیا جائے گا۔

مدراس ۵ فروری۔ صوبہ کے دو مقامات میں محرم کے موقع پر فساد ہو گیا میلور میں مسلمانوں کے ایک جلوس پر سوڈا واٹر کی بوتلیں اور دھماکے سے پھٹنے والا ایک پٹاخہ پھینکا گیا۔ منگلور میں بھی ہندو مسلمانوں میں اسی قسم کا فساد ہوا۔

لنڈن ۵ فروری شہزادی الزبتھ کو رائل کینیڈین سکاؤٹس کا کرنل انچیف بنا دیا گیا ہے۔

لنڈن ۶ فروری۔ ایڈمرل ڈارلا

آج وشی سے سپیشل ٹرین کے ذریعہ پیرس کو روانہ ہو گئے۔ جہاں ہٹلر کے مطالبات کے جواب میں مارشل پیٹان کا جواب لے کر گئے ہیں۔

لنڈن ۶ فروری۔ آسٹریلیا کی جنگی کونسل نے قرار دیا ہے۔ کہ آج دنیا پر جو نازک وقت آیا ہے۔ آسٹریلیا پر بھی اس کا اثر پڑنا لازمی ہے۔ اور آسٹریلیا کے بچاؤ کا انتظام کرنا ضروری

لنڈن ۶ فروری۔ وزیر اعظم آسٹریلیا جو مشرق وسطیٰ کا معائنہ کر رہے ہیں قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔

دھلی ۶ فروری۔ ہوابازی کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے برہمی نوجوان ہندوستان پہنچنے والے ہیں۔ برما کی گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند سے اس کے لئے درخواست کی تھی۔ جو مان لی گئی ہے۔ برہمی نوجوانوں کے اخراجات حکومت برما ادا کرے گی

دھلی ۶ فروری۔ نوسو کے قریب اطالوی قیدی ہندوستان پہنچ گئے ہیں جن میں ۱۰۴ افسر ہیں۔

قاہرہ ۶ فروری۔ بارد یا کے پاس جو اطالوی سپاہی پکڑے گئے ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ انہیں اٹلی سے آئے تین تین سال ہو چکے ہیں۔

قاہرہ ۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے اریٹریا کے شہر بارنٹو کو فتح کرنے والوں میں ہندوستانی سپاہی بھی تھے۔ ایک ہندوستانی بریگیڈ ایک تنگ گھاٹی میں سے آگے بڑھ کر پانچ دن تک لڑتا رہا

قاہرہ ۶ فروری۔ افریقہ کے چاروں مورچوں سے حوصلہ افزا خبریں آ رہی ہیں اور ہر مورچہ پر انگریزی فوجیں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۶ فروری۔ جرمن ریڈیو نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ برطانیہ میں جس مزدور کو نوکری سے اچانک الگ کر دیا جائے۔ وہ کسی طرح اپنا گذارہ نہیں کر سکتا۔ مگر یہ جھوٹ ہے۔ برطانیہ میں

مزدوروں کا خاص خیال رکھا جاتا ہے پارلیمنٹ میں ایک قانون پاس ہونے والا ہے۔ کہ وہ بیکار بھی حکومت سے مدد مانگ سکتے ہیں۔ جن کے خاندان کے دوسرے ممبر کھاتے پیتے ہوں۔

لنڈن ۶ فروری۔ جرمن ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ جرمنی نے برطانیہ کی کڑی ناکابندی کر رکھی ہے۔ اور ثبوت یہ دیا ہے۔ کہ برطانیہ والے کھیل کے میدانوں سے بھی کھیتوں کا کام لینے لگ گئے ہیں۔ حالانکہ یہ اس لئے کیا گیا کہ زیادہ سے زیادہ خوراک برطانیہ میں پیدا کی جا سکے۔ تاکہ جو جہاز کھانے پینے کا سامان لاتے ہیں۔ وہ لڑائی کا سامان لا سکیں۔

دھلی ۶ فروری۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر اپریل کے آخر یا مئی کے شروع میں شملہ جائیں گے۔ اس دفعہ نسبتاً کم سٹاف اور افسر شملہ جائیں گے۔

سکھر ۶ فروری۔ سکھر میں منزل گاہ کے جھگڑے کا فیصلہ آج شائع کر دیا گیا ہے جس میں قرار دیا گیا ہے کہ عمارت کے ڈھنگ اور شکل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مسجد ہے۔

دھلی ۶ فروری۔ حکومت ہند اور حکومت برما کے درمیان تجارتی سمجھوتہ کے متعلق حکومت برما نے جو تجاویز پیش کی تھیں۔ حکومت ہند ان پر غور کر چکی ہے آج حکومت ہند نے اپنی تجاویز پیش کر دی ہیں۔ جن پر حکومت برما کے نمائندے غور کر رہے ہیں۔

لنڈن ۶ فروری۔ لیبیا میں اطالوی فوجوں کا حال بہت پتلا ہو گیا ہے۔ اطالوی فوجیں گرتی پڑتی بن غازی کی طرف بھاگ رہی ہیں۔ افریقہ کے سارے مورچوں پر انگریزی ہوائی بیڑہ پیدل فوجوں کے لئے میدان صاف کر رہا ہے

لنڈن ۶ فروری۔ پچھلے چند دنوں میں ۴۳ اطالوی جہاز برباد کر دیئے گئے۔ انگریزی جہازوں میں سے صرف ایک شکاری اور ایک بمبار جہاز کام آیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی